بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ — ۲۰ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۴ء — نمبر ۲۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان کی اخلاقی حالت پورے طور پر درست نہ ہو اسے کامل ایمان حاصل نہیں ہو سکتا

سچا موحد بننے کے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح کیلئے حتّی الوسع دن رات کوشش کرنی چاہیئے

"شریعت کے دو ہی پہلو اور بڑے حصے ہیں جن کی حفاظت ہر ایک انسان کو ضروری ہے، ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت، اس کی عبادت، اس کے خوف، اس کی اطاعت میں اُس کی ذات میں، صفات میں کسی کو شریک اور برابر نہ بنایا جاوے اور حق العباد یہ ہے کہ تکبر، خیانت، ظلم وغیرہ بدخلقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ واقع ہو اور کماحقہ حقوق اخوّت کی نگہداشت کی جاوے۔

سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں مگر عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہو تو انسان ان دونوں پہلوؤں پر قائم رہ سکتا ہے۔ کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ ذرا سی بات پر جب غضب میں آجاتا ہے اور قوتِ غضبی جوش مارتی ہے تو نہ دل اُس کا پاک رہ سکتا ہے نہ زبان۔ دل میں کینہ رکھتا ہے اور اندر ہی اندر اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے سوچتا رہتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ کسی میں قوتِ شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہوکر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرضکہ جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے حاصل نہیں ہوتا۔ پس سچا موحد بننے کے بعد اخلاقی حالت کی اصلاح کے لئے حتّی الوسع کوشش دن رات کرنی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنّی کا مرض بہت ہی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ادنے ادنے سی باتوں پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے ہیں اور نیک ظنی نہیں کرتے بلکہ ایسے ایسے عیوب اپنے بھائی کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں جو اس میں نہیں ہوتے اور اگر وہی عیوب ان کی طرف کوئی منسوب کرے تو ان کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ پس اوّل یہ بڑی ضروری بات ہے کہ انسان حتّی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کرے اور ہمیشہ نیک ظن رکھے کیونکہ اس سے محبت اور اُنس بڑھتا ہے اور آپس میں میل جول بڑھنے سے جماعت کی قوت پیدا ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا اور خود انسان بھی دوسرے عیوب، حسد، کینہ، بغض وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل حضور کو کچھ ضعف کی تکلیف رہی رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

کل حضور نے تین احباب کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آج شام مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس دیں گے۔ درس پانچ بجے شام شروع ہوگا۔ احباب بروقت مسجد مبارک میں پہنچکر درس میں شریک ہوں اور قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

— مہتمم صاحب مال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ کے رواں مالی سال کے ختم ہونے میں اب دو ہفتہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ سال رواں کے چندوں میں سے جس قدر رقوم بھی مجالس کے ذمہ بقایا ہیں وہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ساتھ لے آئیں۔

— ناظم صاحب مال وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے۔ احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح نئے وعدے بھجوانے والے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۶۲ء

روحانی خزائن —— جلد ۱۴

الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ نے "روحانی خزائن" کی ۱۴ ویں جلد شائع کر دی ہے۔ اس جلد میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل تصنیفات شامل ہیں:۔

۱۔ نجم الہدیٰ:۔

یہ کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ایک دن میں لکھ کر ۲۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع فرمائی تھی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا اصل عربی میں ہے اور اردو اور فارسی میں اس کا ترجمہ بھی شائع ہوا۔ انگریزی ترجمہ الگ شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور اقدس علیہ السلام نے منکرین پر اتمامِ حجت اور غافلوں اور لاپرواہ لوگوں سے اظہارِ ہمدردی فرمائی ہے۔

۲۔ رازِ حقیقت:۔

یہ رسالہ ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع ہوا۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صحیح حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے صلیب پر سے زندہ اتر نے سفرِ کشمیر اور محلہ خانیار میں ان کی قبر موجود ہونے پر دلائل قائم کئے ہیں۔

۳۔ کشف الغطاء:۔

یہ رسالہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۸ء کو اس لئے شائع کیا گیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو غلط واقعات آپ کی نسبت اور آپ کے خاندان کی نسبت حکومتِ وقت کو پہنچائے ان کی تردید کر کے صحیح حالات سے اس کو آگاہ کیا جائے۔

۴۔ "ایامِ صلح":۔

یہ رسالہ ۱ر فروری ۱۸۹۸ء میں شائع ہوا تھا اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا اور تدبیر اور تقدیر کا فلسفہ اور ان میں باہمی موافقت اور مطابقت اور اجابتِ دعا کی حقیقت وغیرہ امور پر محققانہ اور حکیمانہ انداز میں بحث فرمائی ہے حضور علیہ السلام نے اس کتاب کی اہمیت کے متعلق فرمایا ہے کہ

"ہم نے ان (لوگوں) کو وہ
پیغام پہنچایا ہے جو خدا تعالےٰ
کی طرف سے مجھ کو۔
ملا"

۵۔ "حقیقت المہدی":۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے گورنمنٹ کے پاس یہ چغلی کھائی تھی کہ "معاذ اللہ" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو "مہدی" کا دعوےٰ کیا ہے در اصل آپ کی غرض یہ ہے کہ آپ تلوار سے حکومت کے خلاف جنگ کریں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں مولوی صاحب موصوف کی پُر زور تردید کی ہے اور اپنا اور مولوی صاحب کے اس بارہ میں عقیدہ کو پیش کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مولوی بٹالوی نے جو اپنا عقیدہ بیان کیا ہے منافقانہ ہے۔ اس کے برخلاف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا الامام المہدی کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ "خونی مہدی" سے متضاد ہے۔

الغرض "روحانی خزائن" کی چودھویں جلد اس "خمسہ" یا پنج گنج پر مشتمل ہے۔ یہ پانچوں کتب ایک جلد میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اور اس طرح احباب کے لئے آسانی ہو گئی ہے۔ کتاب "روحانی خزائن" کی مقررہ تقطیع پر اچھے کاغذ اور عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ دوست اس جلد کو اپنی لائبریری کی زینت بنانے کے لئے اور اس سے خود اور اپنے خاندان اور احباب کو مستفید بنانے کے لئے جلد از جلد خرید لیں گے تاکہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے +

بلا حجاب اور برہنہ مکالمہ الٰہیہ

پچھلے دنوں ہم نے ایک دوست کے اس اعتراض پر کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھا کہ ان کا اللہ تعالےٰ سے "بلا حجاب" اور برہنہ مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے۔ یہ بات اللہ تعالےٰ کے اس اصول کے خلاف ہے کہ اللہ تعالےٰ سے کوئی بشر وحی۔ وراء الحجاب اور رسول سے کلام نہیں کرتا۔ ہم نے لکھا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں بلا حجاب یا برہنہ کے الفاظ اس معنی میں استعمال فرمائے ہیں کہ مکالمہ میں کلام کرنے والے کو یقینِ کامل ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے کلام کر رہا ہے اس کو کسی قسم کا ذرا سا بھی شبہ نہیں ہوتا۔

اس تعلق میں ہمیں ایک دوست کا مراسلہ موصول ہوا ہے جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کیا لیکن چونکہ یہ خالص علمی سوال ہے ہم اس مراسلہ کا ایک حصہ افادۂ عام کیلئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک اور شخص اس شخص کے اعتراض کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے جس کے متعلق آپ "ذہین اور فہیم" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو انہیں یہ خط بھیج دیں۔

اعتراض ذیل ہے "مکالمہ الٰہیہ کی تین صورتیں حصر کے ساتھ بیان فرمائی ہیں اس لئے چوتھی کوئی صورت ممکن نہیں ہو سکتی تیسری صورت کلام بالواسطہ کی ہے پہلی صورت کلام بے صوت کی ہے جو دل پر القاء ہو۔ کلام بالصوت کی ایک ہی صورت بتائی گئی ہے اور وہ من وراء حجاب کی ہے۔ یعنی پس پردہ صرف آواز سُنائی دے مگر مرزا صاحب تو مکالمہ بلا حجاب کے مدعی ہیں"۔

حضرت مرزا صاحب کی اس بات پر اعتراض ہے کہ خدا سے بندہ سوال کرتا ہے اور خدا جواب دیتا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ بندہ اور خدا کا اس طرح باتیں کرنا جس طرح دو اشخاص آپس میں باتیں کرتے ہیں خدا تعالےٰ کے قول کے برخلاف ہے۔ مندرجہ ذیل آیات پر معترض غور فرمائیں

وما تلك بيمينك يموسىٰ
قال هي عصاي اتوكؤا
عليها واهش بها علىٰ
غنمي ولي فيها مارب
اخرىٰ ٥ قال القها يموسىٰ ٥
فالقىٰها فاذا هي حية
تسعىٰ ٥ قال خذها ولا
تخف سنعيدها سيرتها
الاولىٰ ٥
واضمم يدك الى جناحك
تخرج بيضآء من غير سوٓءٍ
اٰية اخرىٰ ٥
لنريك من اٰيٰتنا
الكبرىٰ ٥ اذهب
الىٰ فرعون انه طغىٰ
قال رب اشرح لي صدري ٥

کیا یہ بے حجاب مکالمہ نہیں ہے"۔

یہاں یہ بات بھی مدِّ نظر رہنی چاہیئے کہ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے کہا ربِّ ارنی یعنی اے خدا مجھ کو اپنا آپ دکھا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ لن ترانی یعنی تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام میں جو مکالمہ و مخاطبہ ہوا وہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ سامنے نظر نہیں آ رہا تھا بلا حجاب اور برہنہ تھا اس معنی میں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کامل یقین تھا کہ اللہ تعالےٰ آپ سے ہم کلام ہو رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو "کلیم" کا نام دیا گیا ہے تاہم یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے ہمیشہ ایسا کلام کرتا ہے جس کو ہم مکالمہ الٰہیہ کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اسلامی اصول کی فلاسفی میں اپنے مکالمہ و مخاطبہ کے متعلق بلا حجاب اور برہنہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اسی لحاظ سے کئے ہیں کہ آپ کو یقینِ کامل تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو رہے ہیں +

خدا ہی سے ڈرنا بُتوں سے نہ ڈرنا

یہیں مار کر اب تو بیٹھے ہیں دھرنا
ترے در پہ جینا ترے در پہ مرنا
یونہی کٹ گئی سادگی سے گلوں میں
کہ خاروں کو آتا نہیں ہے نکھرنا
ہے بحرِ محبّت کی ہر موج ساحل
یہاں غرق ہو جانا ہے پار اُترنا
خدا جانے دل میں کہاں کا لہو ہے
کہ رستا ہی رہتا ہے آنکھوں کا جھرنا
اڑیں لاکھ تو تو بُت آسماں پہ
خدا ہی سے ڈرنا بُتوں سے نہ ڈرنا

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے بائیسویں

سالانہ اجتماع کا پروگرام

۲۳-۲۴-۲۵ ؍ اخاء ۱۳۴۳ ھش / اکتوبر ۱۹۶۴ء

افتتاح: ——— مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ

تقسیم انعامات: ——— مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

جمعۃ المبارک ——— ۲۳ ؍ اکتوبر

۸-۰۰ تا ۱۰-۰۰	اطفال کو ٹکٹ مجالس وار جاری کئے جائیں گے جن کو وہ ہر وقت نمایاں جگہ پر آویزاں رکھیں گے۔
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	معائنہ مقام اجتماع۔ از مہتمم اطفال الاحمدیہ و حاضری اطفال و ہدایات۔
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۳۵	تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔ مختصر سالانہ رپورٹ و افتتاح۔
۱۱-۳۵ تا ۲-۰۰	کھانا۔ نماز جمعہ و عصر
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	حاضری اطفال۔
۲-۱۵ تا ۳-۳۰	خدام کے افتتاح کا پروگرام دکھایا جائے گا۔
۳-۳۰ تا ۵-۳۰	ورزشی مقابلے۔ کبڈی بی۔ فٹ بال اے۔
۵-۳۵ تا ۷-۴۵	نماز مغرب و عشاء اور کھانا۔
۷-۴۵ تا ۹-۳۰	علمی مقابلے (تلاوت۔ نظم۔ تقریر) نائب صدر صاحب کی تقریر بھی اسی دوران ہوگی۔ پروگرام میں بیرونی ممالک میں احمدیت کی ترقی کے متعلق سلائیڈز کے ذریعے دکھانے کی کوشش کی جائے گی۔

بروز ہفتہ ——— ۲۴ ؍ اکتوبر

۴-۳۰ تا	صبح بیداری۔ اطفال مجالس وار۔ درود شریف پڑھتے ہوئے مقام اجتماع میں آئیں گے۔
۵-۰۰ تا ۶-۰۰	نماز فجر۔ تلاوت اور درس قرآن مجید
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	وقفہ برائے ناشتہ۔
۷-۰۰ تا ۹-۰۰	مقابلہ پیغام رسانی۔ مضمون نویسی۔ چھلانگیں۔ دوڑیں۔ رسہ کشی۔
۹-۰۰ تا ۱۲-۰۰	علمی مقابلے (مقابلہ اشعار۔ پرچہ عام دینی معلومات و ذہانت) اسی دوران صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی تقریر بھی ہوگی۔
۱۲-۰۰ تا ۲-۰۰	وقفہ برائے کھانا۔ نماز ظہر و عصر اور درس الحدیث۔
۲-۰۰ تا ۳-۳۰	تقریری مقابلے اور مجلس ذکر حبیب
۳-۳۰ تا ۵-۳۵	ورزشی مقابلے۔ کبڈی اے۔ فٹ بال بی
۵-۳۵ تا ۷-۴۵	نماز مغرب و عشاء۔ درس ملفوظات اور اس کے بعد کھانا۔
۷-۴۵ تا ۹-۳۰	علمی مقابلے (تلاوت۔ نظم۔ تقریر۔ نغمہ اطفال وغیرہ) بیرونی ممالک میں تبلیغی مناظر کی فلم دکھانے کی کوشش کی جائے گی۔

بروز اتوار ——— ۲۵ ؍ اکتوبر

۴-۳۰ تا	صبح بیداری۔ اطفال مجالس وار درود پڑھتے ہوئے مقام اجتماع پر آئیں گے۔
۵-۰۰ تا ۶-۰۰	نماز فجر و تلاوت۔ درس القرآن
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	ناشتہ
۷-۰۰ تا ۹-۰۰	ورزشی مقابلے۔ فائینل (فٹ بال۔ کبڈی)
۹-۰۰ تا ۱۱-۰۰	مقابلے عام دینی معلومات۔ سوال و جواب۔ تلقین عمل۔
۱۱-۰۰ تا ۱۲-۰۰	تقسیم انعامات (مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ)
۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰	کھانا

نماز ظہر و عصر کے بعد سب اطفال اجتماع خدام الاحمدیہ میں جائیں گے۔ جہاں دوران سال بہترین کام کرنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ کو علم انعامی دیا جائے گا۔ ۴۴

ہدایات ۴۴

۱۔ عہدیداران مجالس۔ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے نام۔ ولدیت۔ عمر۔ کلاس مرکزی امتحانات جو پاس کئے ہوں پر مشتمل لسٹ جلد بھجوا دیں تا ٹکٹ تیار کئے جا سکیں۔

۲۔ علمی مقابلے ٹیم وار ہوں گے۔ ٹیم میں پانچ سے زیادہ اطفال نہ ہوں گے۔ وہ مندرجہ ذیل عنوانوں میں سے کسی ایک سے متعلق۔ تلاوت۔ نظم اور تقریر یا مکالمہ پیش کریں گے۔ ایک ٹیم کو دس منٹ دیئے جائیں گے۔

۳۔ مضمون نویسی کے لئے بھی مندرجہ بالا عنوانات ہی ہوں گے۔

۴۔ ایک ضلع کی ایک سے زیادہ ٹیمیں کسی مقابلہ میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۵۔ دوران اجتماع۔ عمدہ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے اطفال کو بھی انعامات دیئے جائیں گے۔

۶۔ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ کھانا کھانے کے لئے پلیٹ اور مگ ضرور لائیں۔ اور ہر دس اطفال کے لئے ایک بالٹی بھی ضرور ہونی چاہیئے۔

۷۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر طفل اطاعت کا بہترین نمونہ قائم کرے۔

۸۔ اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے ساتھ ان کے منتظم یا مربی صاحب ضرور ہوں۔ اگر انہیں کوئی مجبوری ہو۔ تو قائد صاحب کسی اور خادم کو نگران بنا کر اطفال کے ہمراہ لائیں۔

۹۔ ربوہ مرکز احمدیت ہے۔ اجتماع کے موقع پر اطفال۔ مقدس مقامات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جو مرکز کے وقار کے خلاف ہو۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے۔ وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے علاوہ اور امور میں اپنی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے رہیں۔ اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے۔ اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے۔ اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے۔ اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے یہ زیبا نہیں۔ کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت ہمت ہار بیٹھے۔ اور دنیاوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایادار بننے کی عادت ہو جائے گی جو پھر اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے۔ بلکہ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ بقایادار دوست اسی طرح بقایادار بنتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی احباب کو چاہیئے کہ اپنی وصایا کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی سے حصہ آمد کی رقوم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری مال کے سپرد کر دیا کریں۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں تاکہ ان کا عہد "دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ ہو۔

خاکسار نے دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کو فوقیت دینے کا جو اشارہ کیا ہے اس کا جواز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد میں ہے۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے ہی تھا۔ میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کیے جائیں۔"

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر فوقیت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ ؍ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کے درمیان ایک پہاڑی ہے اس پر ڈاکٹر کنگز بری فرمانے لگے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام حوالہ مذکورہ میں نہیں ہے اور آپ اپنی طرف سے ان کا نام لے رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ حوالہ پڑھتے ہوئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا نام بھی لیا تھا مگر آپ نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ پھر میں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لیا تو بھی آپ نے اعتراض نہ کیا مگر جب میں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو آپ نے اعتراض کر دیا۔ میں نے عرض کیا جس طرح سینا کے ذکر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت مراد ہے۔ شعیر کے ذکر سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت مُراد ہے اسی طرح کوہِ فاران کے ذکر سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مراد ہے۔

اس کے بعد میں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اس پیشگوئی میں یہ بھی درج ہے کہ وہ موعود نبی صاحب تشریف ہو گا اور دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہوں گے میں نے یہاں اختصار کے ساتھ حضرت رسولِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ فتح مکّہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس ہزار صحابہ تھے پھر میں نے مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر سُنائیں:-

"میرا محبوب سُرخ و سفید ہے
وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔"
(غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰)

"اس کا منہ از بس شیریں ہے
ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔"
(غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۶)

مندرجہ بالا آیات کو استثناء باب ۳۳ کی بیان کردہ آیات کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی اس نبی کا ذکر ہے ہر دو جگہوں میں دس ہزار قدوسیوں کا ذکر ہے اور یہ جو لکھا ہے "ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے" یہ عبرانی زبان میں "محمدیم" کا ترجمہ ہے۔ گویا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ان آیات میں درج ہے۔ اس جواب پر ڈاکٹر کنگز بری صاحب اور ڈاکٹر این سین صاحب (Dr. Enseign) نے تسلیم کیا کہ انجیل کے عبرانی نسخوں میں فی الواقع 'محمد' درج ہے مگر ڈاکٹر کنگز بری صاحب نے فرمایا کہ اس سے مُراد حضرت محمد مصطفےٰ صاحب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہاں 'محمد' کا لفظ فعل ([illegible]) کی صورت میں مستعمل ہوُا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ 'محمد' کا لفظ عبرانی میں بھی اور عربی میں بھی 'فعل' کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف عربی دان بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اگر فی الواقعہ عربی جانتے ہیں تو میں آپ کو 'محمد' لفظ کے مصدر "تحمید" کی جو باب تفعیل میں سے ہے گردان پڑھ کر سُنا دیتا ہوں۔ آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ فعل نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے گردان پڑھ کر سُنا دی۔ ڈاکٹر صاحب پھر خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد میں نے انگوروں کے باغ والی تمثیل کی تشریح کر کے بتایا کہ حضرت مسیح ناصری کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہونا تھا اور ان کے ذریعہ سے انگوروں کا باغ اسرائیل سے لے کر ایک اور قوم کو دیا جانا تھا، اور خدا تعالےٰ کی بادشاہی اسرائیلیوں سے چھین کر ایک اور قوم کو دی جانی تھی۔ چنانچہ وہ دوسری قوم ہم مسلمان ہیں۔ اور کونے کے سرے کے پتھر سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس تمثیل کو میں نے تفصیل سے پیش کیا۔ اس پر ڈاکٹر این سین صاحب نے فرمایا کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کو بُری طرح ہلاک کر دیا۔ مگر حضرت مسیح ناصریؑ نے خود کو ہلاک ہو کر ہم سب کو بچا دیا۔ لہٰذا حضرت مسیحؑ کامیاب تھے اور آپ کے (حضرت) محمدؐ (نعوذ باللہ) ناکام تھے۔ میں نے کہا کہ کیا امریکہ اور یورپ اور دیگر عیسائی ممالک میں جو اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے مظاہرہ ہو رہا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ ہے اور کیا یہ لوگ آپ کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب موصوف فرمانے لگے نہیں میری مراد صرف "سچے عیسائیوں" سے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ جو انگوروں کے باغ کی تمثیل میں لکھا ہے "کہ وہ بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا" یہ فعل کامیابی پر دلالت کرتا ہے یا ناکامی پر۔ اس پر کہنے لگے کہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے (حضرت) محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) عذاب کی صورت میں بھیجا ہو اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دینی مقصود رہی ہو۔ میں نے کہا تو پھر آپ کو یہ ماننے میں کیا تامّل ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے انگوروں کے باغ کے مالک کے آنے والا حصہ پورا ہو گیا۔ اور اگر آپ یہ بات مان لیں تو پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مشن میں کامیاب تھے۔ کیونکہ اس پیشگوئی کی رو سے آپ کے ذریعہ سے دشمنوں کی ہلاکت مقدر تھی۔ اور آپ کے ذریعہ سے دشمن ہلاک ہو گئے۔ اس پر ڈاکٹر این سین صاحب فرمانے لگے کہ خدا محبت ہے اور خدا کی محبت نے چاہا کہ اس کا بیٹا دنیا میں آئے اور ہمارے لئے وہ ہلاک ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہ درست ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مصلوب ہو گئے اور خدا تعالےٰ نے ان کو مرنے سے نہیں بچایا تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا محبت نہیں ہے چنانچہ میں نے سٹیفن نیل کی کتاب "دی کمپیئنز گاڈ" میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا۔

میں نے عرض کیا کہ اس حوالہ کی موجودگی میں کیا یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پھانسی پر ہلاک ہو جانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ محبّت ہے؟ اس پر ڈاکٹر Enseign صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مسیح ناصری جسمانی طور پر ہلاک ہو گئے مگر خدا تعالےٰ نے انہیں روحانی لحاظ سے بچا دیا اور نہ صرف یہ کہ انہیں خدا نے بچایا بلکہ ان کے ذریعہ سے ہمیں بھی بچا دیا۔ میں نے عرض کیا پہلے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا مندرجہ بالا حوالہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے بچانے سے مُراد روحانی طور پر بچانا ہے یا جسمانی طور پر بچانا ہے۔ چنانچہ میں نے صاحب موصوف سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ اس حوالہ میں جس تمثیل کا ذکر ہے اس میں زخمی آدمی کو روحانی طور پر بچایا تھا یا جسمانی طور پر۔ کہنے لگے کہ دونوں طور پر۔ میں نے عرض کیا پھر اس سے کیا یہ مُراد نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی خدا تعالےٰ نے دونوں طور پر بچانا تھا یعنی جسمانی اور روحانی طور پر ورنہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ محبت ہے۔ اس پر آپ لاجواب ہو گئے۔

ڈاکٹر این سین صاحب نے فرمایا کہ بائیبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ کر وفات پا گئے اور پھر خدا تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا۔ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بعد میں تشریف لائے قرآن میں لکھ دیا کہ آپ صلیب پر نہیں مرے اس پر ڈاکٹر کنگز بری پھر بولے اور فرمایا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر مارے گئے۔ مگر آپ کے قرآن نے تاریخ کے خلاف یہ بات کہہ دی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن میں یہ بھی لکھا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ غلط ہے۔ یہ عقیدہ قرآن سے پہلے عیسائیوں میں یونانی توہمات سے پیدا ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں نے تاریخ کی ایک کتاب جو عیسائی مبصرین نے بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد تحریر کی تھی میں سے ایک حوالہ پڑھ کر سُنایا۔

(باقی)

ایمان کی قوت

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمّت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کیساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کیساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اسکی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اسنے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دُکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے، جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے، اسنے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکارا ہوُا کہ اسکو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا

(حضرت مسیح موعودؑ)

یادِ رفتگان

جماعت احمدیہ کے ایک جلیل القدر بزرگ

حضرت مولٰینا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی

(رقم فرمودہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ)

مولوی عبدالکریم صاحب صافی پنجاب کے مشہور تاریخی مقام سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ سیالکوٹ راجہ سالباہن کی راج دہانی ہونے کے سبب سے تاریخ پنجاب میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے

مولوی عبدالکریم صاحب کا خاندان اپنی ذاتی حیثیت کی وجہ سے ممتاز تھا۔ آپ کے والد ماجد چوہدری محمد سلطان صاحب مدۃ العمر سیالکوٹ کی میونسپلٹی کے ایک مشہور رکن رہے۔

تعلیم

مولوی عبدالکریم صاحب کی ابتدائی تعلیم اس زمانہ کے دستور کے موافق محلہ کی مسجد کے مکتب میں شروع ہوئی جہاں انہوں نے اپنے نصاب عصر کے موافق قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ قدرت نے مولوی صاحب کو جہیر صوت اور خوش الحان بنایا تھا اور جب وہ مسجد میں سعدی کی بوستان یا نظامی کا سکندر نامہ پڑھتے تھے یا قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے تو راہ رو مسجد کے پاس کھڑے ہو جاتے تھے۔ اُن کی آواز میں ایسا جادو اور اثر تھا کہ بچہ، جوان بوڑھا، عورت ہو یا مرد گذر نہ سکتا تھا۔ کھیل کود کی طرف ان کی مناسبت نہ تھی اس لئے اس بچپن کی زندگی میں بھی وہ عام لڑکوں کے زمرہ اور ٹولیوں میں کبھی دیکھے نہیں گئے۔

طبیعت میں وقار، متانت، معقولیت اور غور کا مذاق رکھا گیا تھا۔ مشن سکولوں کا تازہ بتازہ اجرا ہوا تھا۔ اور عام طور پر مسلمانوں میں انگریزی سے نفرت تھی مگر مولوی صاحب نے مشن سکولوں میں اپنی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا، اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ سکول کے ممتاز طلباء میں سے تھے۔ کیا بلحاظ اپنی قابلیت کے اور کیا بلحاظ اپنے اعلیٰ اخلاق اور چال چلن کے۔

ملازمت

انہوں نے مڈل تک بھی اپنا تعلیمی کورس پورا نہ کیا تھا کہ سکول کے منیجر نے ان کو بطور ایک فارسی مدرس کے منتخب کیا۔ اور انہوں نے اپنے فرض کو ایک مدرس کی حیثیت سے نہایت عمدگی سے ادا کیا یہ مدرسی دراصل پیش خیمہ تھی ان کمالات کا جو بعد میں ان سے ظاہر ہوئے۔

ترک ملازمت کرکے مبلّغ حق ہو گئے

پنجاب میں انگریزی حکومت کی ابتدا تھی اور پادریوں کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ مشن سکول میں بائیبل کے ایک ٹیچر نے تعلیم کے وقت قرآن کریم کی بے ادبی کی۔ مولوی عبدالکریم صاحب اس کی برداشت نہ کرسکے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مولوی صاحب کی غیرت ایمانی نے ترک ملازمت پر مجبور کر دیا اور انہوں نے اپنے مادی مفاد کو ایمان پر قربان کر دیا۔ اور مدرسہ سے نکل کر ایک واعظ کی حیثیت سے نمودار ہوئے۔

سیالکوٹ کے راجہ بازار کا چوک مولوی صاحب کا لیکچر گاہ تھا۔ اور ان کی تقریروں نے پبلک پر مقناطیسی اثر کیا۔ ہندو، مسلمان۔ اور عیسائی وہاں جمع ہونے لگے۔ مولوی صاحب ایک فصیح البیان لیکچرار اور زبردست فلاسفر کی حیثیت سے پبلک میں جلوہ گر ہوئے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عیسائی مشن گھبرا گیا۔ اور انہوں نے ہرچند کوشش کی کہ مولوی صاحب کو دوبارہ اپنی ملازمت میں لے سکیں۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ملازمت انہوں نے پہلے بھی حصول معاش کے لئے نہ کی تھی۔ وہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور ضروریات زندگی کے لئے خاندان فارغ البال تھا۔ اب مذہب کی محبت کی چنگاری۔ جو دبی پڑی تھی۔ ایک شعلے کی صورت میں نمایاں ہوگئی۔ اسی اثناء میں بعض ممتاز علماء سے آپ کے تعلقات قائم ہوگئے

ان کی تعلیم ابتدائی ہی ہوئی تھی۔ بعد میں اپنے ذاتی مطالعہ سے انہوں نے ایسی قابلیت پیدا کرلی تھی کہ بڑے بڑے عالم حیران تھے۔ فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں کے وہ قادر الکلام اور قادر التعلیم ماہر تھے۔ بہت ہی کم دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک شخص ایک ہی وقت میں اعلیٰ درجہ کا انشاء پرداز بھی ہو اور فصیح البیان سپیکر بھی۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب ان دونوں قابلیتوں کے ایک عمدہ نمونہ تھے۔ یہ بھی ایک خوبی ان میں تھی۔ کہ جب وہ فارسی، عربی یا انگریزی بولتے تھے تو اہل زبان کی طرح کلام کرتے تھے۔

مولوی عبدالکریم صاحب کو قدرت نے کورانہ تقلید کرنے والا نہیں بنایا تھا۔ بلکہ ان کی فطرت میں مجتہدانہ قابلیت تھی۔ وہ ہر امر پر غور کرتے اور نقطہ چین نگاہ بن کر موازنہ کرتے۔

اور سچائی کے قبول کرنے میں ہمیشہ دلیر رہتے۔ عیسائی مذہب کے خلاف جب انہوں نے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ان حملوں کے جواب میں تھا۔ جو اس وقت عیسائی کرتے تھے۔ اور اس میں زیادہ تر دوسروں کی دلآزاری اور سفیہانہ حملے ہوتے تھے۔ مگر مولوی صاحب نے اپنا طریق اسی سکالر کی طرح رکھا جو موازنہ مذاہب کی عملی تحقیقات کر رہا ہو۔ چنانچہ انہوں نے نہ صرف عیسائی بلکہ آریہ مذہب کی بھی تحقیقات کی۔ کیونکہ اس عہد میں آریہ مذہب کا چرچا بھی شروع ہو گیا تھا۔ پنجاب میں مذاہب کے درمیان ایک جنگ شروع ہو چکی تھی۔ اور خود مسلمانوں میں بھی ایک مذہبی سول وار شروع ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کی خانہ جنگی کا معرکہ اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان قائم ہوا۔ اہل حدیث تحریک کوئی پولیٹیکل تحریک نہ تھی، مگر ان کی بعض غلطیوں کی وجہ سے یہ تحریک سیاسی تحریک سمجھی جانے لگی۔ مولوی عبدالکریم صاحب اسی تحریک میں ایک مجتہدانہ حیثیت سے حصہ لینے لگے تھے۔ اور سیالکوٹ میں باہمی مقلدین اور غیر مقلدین کے مباحثات ہوتے تھے۔

(باقی)

مصلح موعود

اس کی مدح ہے میرے قلم کی زبان پر
محمود جس کا نام ہُوا آسمان پر

اس کا نزول رحمتِ باری کا مُدّعا
اس کا ظہور باعثِ برکت جہان پر

سُن کر تضرّعاتِ مسیح الزمان کو!
بھیجا وہ آسمان سے اِس خاکدان پر

قرآن کا مفسّر و شارح و ترجمان
قربان میری جان ہوا اُس کے بیان پر

عرفان و معرفت کے ہیں دریا بہا دیئے
علم و ہنر کو ناز ہے اس نکتہ دان پر

بخشا ہمیں یہ نُور ہے جس قادیان نے
صد رحمتیں خدا کی ہوں اُس قادیان پر

ہم تو خدا کے شکر میں سجدہ کناں ہیں شوقؔ
دن رات اس کے فضل کے روشن نشان پر

(عبدالحمید خاں شوقؔ)

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

کے درمیان ایک پہاڑی ہے اس پر ڈاکٹر کنگزبری فرمانے لگے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام حوالہ مذکورہ میں نہیں ہے اور آپ اپنی طرف سے ان کا نام لے رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ حوالہ پڑھتے ہوئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا نام بھی لیا تھا مگر آپ نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ پھر میں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام لیا تو بھی آپ نے اعتراض نہ کیا مگر جب میں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا تو آپ نے اعتراض کر دیا۔ میں نے عرض کیا جس طرح سینا کے ذکر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت مراد ہے۔ شعیر کے ذکر سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت مراد ہے اسی طرح کوہِ فاران کے ذکر سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مراد ہے۔

اس کے بعد میں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اس پیشگوئی میں یہ بھی درج ہے کہ وہ موعود نبی صاحب شریعت ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہوں گے میں نے یہاں اختصار کے ساتھ حضرت رسولِ مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی تاریخ بیان کی اور بتایا کہ فتح مکہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس ہزار صحابہ تھے پھر میں نے مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر سنائیں:-

"میرا محبوب سُرخ و سفید ہے
وہ دس ہزار میں ممتاز ہے"
(غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۰)

"اس کا منہ از بس شیریں ہے
ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے"
(غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱۶)

مندرجہ بالا آیات کو استثناء باب ۳۳ کی بیان کردہ آیات کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی اس نبی کا ذکر ہے ہر دو جگہوں میں دس ہزار قدوسیوں کا ذکر ہے اور یہ جو لکھا ہے "ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے" یہ عبرانی زبان میں "محمدیم" کا ترجمہ ہے۔ گویا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ان آیات میں درج ہے۔ اس جواب پر ڈاکٹر کنگزبری صاحب اور ڈاکٹر این سین صاحب (Dr. Enseign) نے تسلیم کیا کہ انجیل کے عبرانی نسخوں میں فی الواقع 'محمد' درج ہے مگر ڈاکٹر کنگزبری صاحب نے فرمایا کہ اس سے مُراد حضرت محمد مصطفےٰ صاحب نہیں ہو سکتے کیونکہ یہاں 'محمد' کا لفظ فعل (........) کی صورت میں مستعمل ہوا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف نے مزید فرمایا کہ 'محمد' کا لفظ عبرانی میں بھی اور عربی میں بھی 'فعل' کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف عربی دان بھی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اگر فی الواقعہ عربی

جانتے ہیں تو میں آپ کو 'محمد' لفظ کے مصدر "تحمید" کی جو باب تفعیل میں سے ہے گردان پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ فعل نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے گردان پڑھ کر سُنا دی۔ ڈاکٹر صاحب پھر خاموش ہو گئے۔

اس کے بعد میں نے انگوروں کے باغ والی تمثیل کی تشریح کر کے بتایا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہونا تھا اور ان کے ذریعہ سے انگوروں کا باغ اسرائیل سے لے کر ایک اور قوم کو دیا جانا تھا اور خدا تعالےٰ کی بادشاہی اسرائیلیوں سے چھین کر ایک اور قوم کو دی جانی تھی۔ چنانچہ وہ دوسری قوم ہم مسلمان ہیں۔ اور کونے کے سرے کے پتھر سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس تمثیل کو میں نے تفصیل سے پیش کیا۔ اس پر ڈاکٹر این سین صاحب نے فرمایا کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کو بُری طرح ہلاک کر دیا۔ مگر حضرت مسیح ناصریؑ نے خود کو ہلاک ہو کر ہم سب کو بچا دیا۔ لہذا حضرت مسیحؑ کامیاب تھے اور آپ کے (حضرت) محمدؐ (نعوذ باللہ) ناکام تھے۔ میں نے کہا کہ کیا امریکہ اور یورپ اور دیگر عیسائی ممالک میں جو اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے مظاہرہ ہو رہا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ ہے اور کیا یہ لوگ آپ کی وجہ سے بچ گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب موصوف فرمانے لگے نہیں میری مراد صرف "سچے عیسائیوں" سے ہے۔ میں نے کہا کہ یہ جو انگوروں کے باغ کی تمثیل میں لکھا ہے "کہ وہ بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا" یہ فعل کامیابی پر دلالت کرتا ہے یا ناکامی پر۔ اس پر کہنے لگے کہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے (حضرت) محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (نعوذ باللہ) عذاب کی صورت میں بھیجا ہو اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دینی مقصود ہو۔ میں نے کہا تو پھر آپ کو یہ ماننے میں کیا تامل ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے انگوروں کے باغ کے مالک کے آنے والا حصہ پورا ہو گیا۔ اور اگر آپ یہ بات مان لیں تو پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مشن میں کامیاب تھے۔ کیونکہ اس پیشگوئی کی رُو سے آپ کے ذریعہ سے دشمنوں کی ہلاکت مقدر تھی۔ اور آپ کے ذریعہ سے دشمن ہلاک ہو گئے۔ اس پر ڈاکٹر این سین صاحب فرمانے لگے کہ خدا محبت ہے اور خدا کی محبت نے چاہا کہ اس کا بیٹا دنیا میں آئے اور ہمارے لئے وہ ہلاک ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر یہ درست ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام مصلوب ہو گئے اور خدا تعالےٰ

نے ان کو مرنے سے نہیں بچایا تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا محبت نہیں ہے چنانچہ میں نے سٹیفن نیل کی کتاب "دی کرسچینز گاڈ" میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا۔

میں نے عرض کیا کہ اس حوالہ کی موجودگی میں کیا یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پھانسی پر ہلاک ہو جانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ محبت ہے؟ اس پر ڈاکٹر Enseign صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مسیح ناصری جسمانی طور پر ہلاک ہو گئے مگر خدا تعالےٰ نے انہیں روحانی لحاظ سے بچا دیا اور نہ صرف یہ کہ انہیں خدا نے بچایا بلکہ ان کے ذریعہ سے ہمیں بھی بچا دیا۔ میں نے عرض کیا پہلے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ کیا مندرجہ بالا حوالہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے بچانے سے مُراد روحانی طور پر بچانا ہے یا جسمانی طور پر بچانا ہے۔ چنانچہ میں نے صاحب موصوف سے پوچھا کہ آپ بتائیں کہ اس حوالہ میں جس تمثیل کا ذکر ہے اس میں زخمی آدمی کو روحانی طور پر بچایا تھا یا جسمانی طور پر۔ کہنے لگے کہ دونوں طور پر۔ میں نے عرض کیا پھر اس سے کیا یہ مُراد نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام

کو بھی خدا تعالےٰ نے دونوں طور پر بچانا تھا یعنی جسمانی اور روحانی طور پر ورنہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ محبت ہے۔ اس پر آپ لاجواب ہو گئے۔

ڈاکٹر این سین صاحب نے فرمایا کہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ کر وفات پا گئے اور پھر خدا تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا۔ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بعد میں تشریف لائے قرآن میں لکھ دیا کہ آپ صلیب پر نہیں مرے اس پر ڈاکٹر کنگزبری پھر بولے اور فرمایا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر مارے گئے۔ مگر آپ کے قرآن نے تاریخ کے خلاف یہ بات کہہ دی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن میں یہ بھی لکھا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ غلط ہے۔ یہ عقیدہ قرآن سے پہلے عیسائیوں میں یونانی توہمات سے پیدا ہو چکا تھا۔ چنانچہ میں نے تاریخ کی ایک کتاب جو عیسائی مبصرین نے بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد تحریر کی تھی میں سے ایک حوالہ پڑھ کر سُنایا۔

(باقی)

ایمان کی قوت

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتواں انسان کیساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کیساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا اور وہ پیکر چور کر ڈالے گا اسی طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مرجانا اسکی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اسنے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دُکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے، جس کو ناتواں اور بیکس کہتے تھے، اسنے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اسکو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا اتنا آسان اور معمولی بات ہو گیا"

(حضرت مسیح موعودؑ)

تفہیماتِ ربانیہ ✤ صفحات آٹھ سو مجلد کاغذ سفید ✤ ۳۱ اکتوبر ۶۲ء تک ٹھیکی رقم کی صورت میں رعایتی قیمت ۱ روپے
مصنفہ مولانا ابوالعطاء جالندھری — مقررہ قیمت گیارہ روپے — (مینجر الفرقان ربوہ)

معاصرین سے:

سنہ ہجری کا آغاز کیسے ہوا؟

(تاریخ کے آئینے میں)

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ تاریخ لکھا کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تاریخ کا کیا مطلب ہے اس شخص نے بتایا کہ جس طرح اہل عجم اپنے خطوط اور فرامین پر یہ لکھتے ہیں کہ فلاں تاریخ اور فلاں سنہ میں لکھا گیا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اچھی چیز ہے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور مسلسل بڑے بڑے واقعات پیش آئے اور حکومت کا کام بھی بہت زیادہ پھیل گیا جس میں لامحالہ تاریخ اور ان کے حوالہ کی ضرورت پیش آئی تو ایک باقاعدہ سنہ تاریخ کا مطالبہ ہر طرف سے شروع ہوا خود حضرت عمرؓ کو بھی اس کا احساس اس وقت اور شدت سے ہوا جب کہ یمن کے عامل نے ان سے کہا کہ کیا بات ہے آپ اپنے خطوط و فرامین میں تاریخ اور سنہ کا حوالہ نہیں دیتے؟

شعبی نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ خط بھیجا کہ کیا بات ہے ہمارے پاس جو خطوط آتے ہیں ان میں تاریخ وغیرہ نہیں ہوتی۔ حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چک آیا جس پر صرف شعبان لکھا ہوا ہے انھوں نے دریافت کیا کہ اس شعبان سے کون سا شعبان مراد ہے گزشتہ شعبان یا آنے والا شعبان؟

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب بیت المال بہت مالدار ہو گیا اور خزانہ حکومت میں پیسے کافی آ گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مال اب کافی جمع ہو چکا ہے اور اب تک ہم نے اس میں سے جو کچھ تقسیم کیا ہے وہ بغیر وقت اور تاریخ کی قید کے کیا ہے اس لئے کوئی ایسی صورت ہونی چاہیئے جس سے یہ بات مقرر ہو جائے کہ کس کو کس وقت اور کس تاریخ میں مال دیا گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اس معاملہ میں مشورہ چاہا تو کسی نے کہا کہ رومیوں کی تاریخ اور سنہ کو ہم اختیار کر لیں اور اس کے مطابق لکھا کریں۔ اس کے جواب میں بعض لوگوں نے کہا کہ رومی ذوالقرنین کے زمانے سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں اس لئے یہ تاریخ بڑی لمبی ہو جائے گی کسی نے مشورہ دیا ایرانیوں کی تاریخ اختیار کر لی جائے مگر یہ مشورہ بھی قابل قبول نہ ہو سکا۔ اس کے بعد بالاتفاق یہ طے ہوا کہ اسلامی واقعات سے سنہ تاریخ مقرر کرنا زیادہ بہتر ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف مشورے سامنے آئے کسی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کو سنہ تاریخ مقرر کرنے کا مشورہ دیا کسی نے بعثت کے سال کو کسی نے وفات کے سال کو اور بالآخر ہجرت کا سال اتفاق رائے سے اسلامی تاریخ کا سنہ مقرر کر دیا گیا۔ لیکن اس میں پھر اختلاف ہوا کہ کس مہینہ کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا جائے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ رمضان کو سال کا پہلا مہینہ قرار دیا جائے اس لئے کہ اسی مہینہ میں قرآن کا نزول ہوا یہ ماہ ہر اعتبار سے بابرکت ہے اور آخر میں طے پایا کہ اسلامی تاریخ کے سنہ کا پہلا مہینہ محرم ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ لوگ اسی مہینہ میں حج سے واپس آتے ہیں اور اپنے کاروبار کی ابتدا کرتے ہیں۔ یوں بھی یہ مہینہ اہل عرب کے نزدیک بہت محترم اور متبرک مہینہ تصور کیا جاتا تھا۔ اس کے احترام میں اس کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا دستور تھا۔ اور شہر حرام ہونے کی وجہ سے اس میں جنگ و جدال بھی ممنوع تھا

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے سال کو اسلامی سنہ کب مقرر فرمایا اس میں مورخین کا اختلاف ہے لیکن راجح قول ہے کہ ۱۷ ہجری میں یہ بات طے پائی۔

ہجرت کا واقعہ ایک سفری قصہ نہ تھا بلکہ انسانی تاریخ کا وہ اہم ترین واقعہ ہے جس نے تاریخ کے موڑ کو بدلا تھا اور دم توڑتی ہوئی انسانیت کو جس نے زندگی بخشی تھی۔ یہ ایک پرانے عالم کے صفحہ ہستی سے مٹنے اور نئے عالم کے صفحہ وجود پر آنے کا وہ تاریخی سفر تھا جو اپنی معنویت قوت اور استحکام کے لحاظ سے اس عالم کو ناقابل فراموش اور زندہ جاوید واقعہ ہے

انسانی تاریخ نے اس عظیم الشان سفر میں ... ایمان، صبر و ثبات، شجاعت و حوصلہ مندی کا وہ قیمتی راز دریافت کیا جو اب تک دنیا کے لئے ایک عقدہ لاینحل بنا ہوا تھا۔ اہل باطل کے سر غرور سے جھک گئے اور اہل حق کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

اسلام نے ہمیشہ کے لئے تاریخ پر اپنا نقش لازوال ثبت کیا۔ اور شیطان ہمیشہ کے لئے میدان سے شکست کھا کر بھاگ گیا۔ یہی وہ صفات تھیں جن کی وجہ سے ہجرت کو اسلامی تاریخ میں یہ مقام حاصل ہوا۔"

(منقول از روزنامہ "ساتھی" پٹنہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

رحمۃ للعالمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مضمون کا انگریزی ترجمہ

مترجم
صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز

زیر طبع۔ الناشر۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ

دنیائے طب کی مایہ ناز دوا

انگزنیا

ایک حیرت انگیز دوا جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

✤

۱۔ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔
۲۔ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد، نفخ، قبض، تبخیر معدہ اور باؤ گولہ کو دور کرتی ہیں۔
۳۔ ریحی، عصبی، عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
۴۔ سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں
ترکیب استعمال۔ بوڑھوں کیلئے ایک یا دو گولی بعد طعام ...

خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

انتظامی امور اور ترسیل زر سے متعلق

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

(مینجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے پی ڈبلیو آر کی نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں:-

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱	اسسٹنٹ انجینئر۔ لاہور کے سیکشن میں منٹگمری لاہور سیکشن پر پتوکی اور اوکاڑہ میں موجود اسٹاف کوارٹروں کو بہتر بنانے کا کام (اسٹیمیٹ نمبر ۱۵۰ سال ۶۴-۱۹۶۳ء کا سب اسٹیمیٹ نمبر ۱ و ۲)	روپے ۲۷،۰۰۰/	روپے ۵۰۰/	۳ ماہ

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں اجرائے ٹنڈر سے ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء سے قبل اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنا ہوں گے۔
مکمل شرائط کوائف ڈویژنل آفس کے ٹنڈر کسی اکاؤنٹ سیکشن سے بلاقیمت حاصل کی جاسکتی ہیں

دستخط
(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ)
پی ڈبلیو آر۔ لاہور

ہمدرد نسواں، اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس اکیس روپے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

احمدی نوجوانوں کے لئے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور خالص اسلامی ماحول میں چند دن گزارنے کا نادر موقع

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع جو امسال انشاء اللہ العزیز ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے بالکل قریب آگیا ہے۔ قائدین مجالس اور خدام کو چاہیئے کہ وہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے کوشش کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کریں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتے ہیں کہ ایمان۔ اخلاص۔ محبت و اخوت کے پاک ماحول میں ہونے والا ہمارا یہ اجتماع ان سب کے لئے جو اس میں خدا کی رضا کی خاطر شرکت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا موجب ہو گا۔ اور وہ اپنے دلوں میں پاک تبدیلی محسوس کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پچھلے سال بہت سے خدام نے جو اجتماع میں شریک نہیں ہو سکے تھے افسوس اور حسرت کا اظہار کیا تھا کہ وہ اُن برکات سے محروم رہے۔ جو شامل ہونے والے خدام کو حاصل ہوئیں۔ اس لئے میں اپنے سب بھائیوں سے درخواست کروں گا کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ نیک کاموں کے کرنے اور نیک باتوں کے سننے کا موقع اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہوتا ہے اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کے احسان کی ناشکری اور بڑی محرومی ہے۔

پس خدام کو چاہیئے کہ وہ خدا کا نام لے کر اور اس کی رضا کی خاطر اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے اپنے دنیاوی کاموں کا حرج کر کے بھی اس بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے جوق در جوق حاضر ہوں

ہمارے یہ تین دن اس کوشش میں صرف ہوں گے کہ ہمارے دلوں میں خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت بڑھے ذکر الٰہی کی عادت اور شوق پیدا ہو۔ قرآنی علوم کے حصول کا شغف پیدا ہو ——— دین اسلام کی ہمدردی اور توحید کے جھنڈے کو بلند کرنے کا جوش پیدا ہو ——— دنیا کی محبت سرد ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی اور نیک اعمال بجالانے کی طرف رغبت پیدا ہو ——— خدمت دین اور نوجوانوں کی اصلاح کی عملی تجاویز پر غور ہو گا ——— نوجوانوں کی روحانی علمی ذہنی اور جسمانی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مقابلہ جات ہوں گے ——— بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے اور عملی طور پر خدمت خلق بجالانے کے ذرائع زیر غور آئیں گے ——— نوجوانوں کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے گی غرض یہ اور اس قسم کے اور بہت سے فوائد و برکات بفضل ایزدی حاصل ہوں گے۔

پس آؤ بھائیو۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم کرنے اور اس کے نام کی تکبیر بلند کرنے کے لئے اکٹھے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہماری نیتوں اور ارادوں اور کوششوں میں برکت ڈالے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دوسرے احمدی احباب و بزرگان کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔ والسلام

(مرزا رفیع احمد)

ضروری اعلان

۱۔ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں تشریف لانے والی بچیاں اور بہنیں بستر ایک پلیٹ اور ایک مگ یا پرچ پیالی اپنے ہمراہ لائیں یاد رہے ربوہ میں رات کے وقت اب خاصی سردی ہوتی ہے۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نصرت انڈسٹریل سکول دستکاری کی ایک مختصر سی نمائش لگا رہا ہے اس میں میز پوش، تکیے، بچوں کے اونی فراک، پلنگ کے کشن وغیرہ ہوں گے تمام مستورات نمائش دیکھنے اور سامان خریدنے کے لئے سکول میں تشریف لاویں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان کسی ایک فرقہ کیلئے وجود میں نہیں آیا

اس میں سب فرقوں کا برابر کا حصہ ہے، گجرات میں صدر ایوب کی تقریر

صدر محمد ایوب خان نے کل گجرات میں تقریر کرتے ہوئے کہا میرے سیاسی مخالفین نے الزام تراشیوں کا جو سلسلہ شروع کیا ہے ان میں تازہ بہتان یہ ہے کہ میں قادیانی ہو گیا ہوں۔ میں اللہ کے فضل سے صحیح عقیدے کے سنی والدین کے گھر پیدا ہوا۔ اور سنی ہوں۔ مجھے اسلام سے اور مسلمانوں سے گہری محبت ہے انھوں نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمان ایک کتاب کے پیرو ہونے کے باوجود بہتر فرقوں میں بٹ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا یہ تفرقہ ہماری بدقسمتی ہے اور یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے لیکن جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے یہ کسی ایک فرقے کے لئے وجود میں نہیں آیا اس میں سب فرقوں کا برابر کا حصہ ہے۔ صدر نے مزید کہا میرے قریب رہنے والے لوگ میری اولاد میرے خاندان کے افراد اور دوست احباب اس بات کی گواہی دیں گے کہ جو کام کا آدمی ہے اس سے میری دوستی ہے جو کام کا آدمی نہیں میں اس کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا۔

کل راولپنڈی سے گجرات تک صدر ایوب کا شاندار استقبال کیا گیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی ایک سو میل لمبے راستے پر لاکھوں افراد صدر کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھے۔ قریبی دیہات کی پوری آبادی جی ٹی روڈ پر امڈ آئی تھی اور عوام جن میں عورتیں، بوڑھے، بچے سبھی شامل تھے صدر کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے سڑک کے دونوں طرف کھڑے تھے اور خوشی سے تالیاں بجا رہے تھے سارا راستہ رنگ برنگی جھنڈیوں۔ خوبصورت محرابوں اور بلند و بالا دروازوں سے سجایا گیا تھا بعض جگہ بڑے بڑے غبارے فضا میں اڑ رہے تھے جن پر صدر ایوب زندہ باد کے الفاظ تحریر تھے۔ صدر راستے میں جہلم لالہ موسیٰ۔ سرائے عالمگیر۔ اور کھاریاں میں رکے جہاں انھوں نے عوام کے زبردست اجتماعات سے خطاب کیا۔ ان مقامات پر صدر کا استقبال کرنے والوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ اکثر اوقات حفاظتی انتظامات درہم برہم ہو گئے۔

گجرات کے جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کا ہر قانون اسلامی شریعت کے مطابق ہونا چاہیئے اور نئی اسمبلی اس مقصد کے لئے جب بھی قانون منظور کرے گی میں اس پر دستخط کرنے کو تیار ہوں۔ بلکہ میں صدر مملکت کی حیثیت سے سادہ کاغذ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ اسمبلی شریعت کے مطابق جو قانون چاہے بنا لے

صدر ایوب نے مزید اعلان کیا کہ عوام کے نمائندے اگر عائلی قوانین میں ترمیم کرنا چاہیں گے تو حکومت ان کے فیصلے کو تسلیم کرے گی۔

متحدہ حزب اختلاف کی تنظیم کا تجزیہ کرتے ہوئے صدر ایوب نے کہا جگتو فرنٹ میں کچھ عناصر تو وہ ہیں جو پاکستان کے وجود کے خلاف تھے اور اب بھی ہیں وہ پہلے تو اپنے عزائم میں ناکام رہے لیکن اب وہ انتخابات میں عوام کو گمراہ کر کے اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنا چاہتے ہیں بعض ایسے عناصر ہیں جو اسلام کے نہیں بلکہ غیر ملکی نظریات کے پیروکار ہیں جن کا پاکستان سے کوئی جذباتی تعلق نہیں ہے پاکستان رہے نہ رہے اسلامی قوت رہے نہ رہے ان کی بلا سے۔

صدر نے کہا جگتو فرنٹ میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو مرکز کو کمزور کر دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ مرکزی حکومت مفلوج اور بے کار ہو کر رہ جائے اور ان لوگوں کو صوبوں میں اودھم مچانے کی کھلی چھٹی مل جائے ان کا پروگرام یہ ہے کہ موجودہ آئین کو بھی توڑ دیا جائے اور صدارتی نظام کی جگہ پارلیمانی نظام رائج کیا جائے

متحدہ فرنٹ کے پروگرام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے صدر ایوب نے اپنی حکومت کی نافذ کردہ مختلف اصلاحات کا جائزہ لیا اور یہ خدشہ ظاہر کیا کہ جگتو فرنٹ برسر اقتدار آگیا تو ان اصلاحات کا سارا اثر زائل کر دیا جائے گا۔ انھوں نے کہا جگتو فرنٹ کا پروگرام اس کے سوا کچھ نہیں کہ آئین میں ردوبدل کیا جائے اور عوام کو اصلاحات کے فوائد سے محروم کیا جائے۔

صدر نے کہا کہ آئین بنانا مذاق نہیں اگر اب آئین میں بنیادی تبدیلیاں کی گئیں تو ایسے حالات رونما ہو جائیں گے کہ انھیں سنبھالنا مشکل ہو گا اور نیا آئین سو سال تک نہیں بن سکے گا۔ ان لوگوں نے جو آئین بنایا تھا وہ خود اس کا شکار ہو گئے۔ اور اب پھر نیا آئین بنانا چاہتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں ایک اجلاس

مورخہ ۲۰ ماہ نبوت بروز منگل بوقت ۵۰-۱۲ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم جناب چوہدری صلاح الدین صاحب مبلغ ہالینڈ "ہالینڈ میں تبلیغ احمدیت اس کے نتائج اور الٰہی تائید کے چند واقعات" کے عنوان پر خطاب فرمائیں گے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے (نائب الرئیس)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴